

بابا فريد گنج شكر ً



ہمارے ملک میں بہت سے صوفی اور سنت گزرے ہیں۔ انھوں نے لوگوں کے دل اپنی انسان دوستی کے بل پر جیتے۔ بابا فرید گئج شکر جھی ایسے ہی ایک صوفی تھے۔ بابا فرید گئے دادا قاضی شعیب کابل سے ہندوستان آئے تھے۔ وہ خدا رسیدہ انسان تھے۔ اُن کے علم کی شہرت سن کر اُس وقت کے بادشاہ نے ان کو پنجاب کے ضلع ملتان میں کھوٹو وال کا قاضی مقرر کر دیا۔ اُن کی پوری زندگی وہیں گزری۔

بابا فریڈ کے والد کا نام جمال الدین تھا۔ ان کی والدہ قرسم بی بی تھیں۔ بابا فریڈ کے والد بھی پڑھے لکھے اور سچے مسلمان تھے۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے اپنے والدین سے حاصل کی۔ ان کی والدہ ایک صوفی خاتون تھیں۔ انھوں نے بچپن سے ہی ننھے فرید کو خدا پرست لوگوں اور اولیاء اللہ کے بارے میں بتایا۔ اس لیے لڑکین سے آپ صوفیوں سے متاثر ہونے گئے۔

دور پاس

نوجوانی میں آپ کی ملاقات حضرت قطب الدین بختیار کا گی سے ہوئی۔ آپ کے دل میں ان کے مُرید ہونے کی شدیدخواہش پیدا ہوئی۔ اس لیے آپ دہلی آکر اُن کے ساتھ رہنے گئے۔ حضرت قطب الدین بختیار کا گی سے آپ کومرید کر لیا اور مزید علم حاصل کرنے کی ہدایت کی ۔ چنانچہ آپ نے ملتان کے مدرسے میں تعلیم حاصل کی ۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے قندھار چلے گئے۔ واپس آکر اپنے پیر حضرت قطب الدین بختیار کا گی سے روحانی تربیت عاصل کی ۔ پیتر بیت اتنی سخت تھی کہ اگر آپ کوعبادت اور ریاضت کا شوق بجپین ہی سے نہ ہوتا تو اس میں کا میا بی حاصل کی ۔ پیتر بیت اتنی سخت تھی کہ اگر آپ کوعبادت اور ریاضت کا شوق بجپین ہی سے نہ ہوتا تو اس میں کا میا بی موجا تا ہے اور اس کو دلی سکون نصیب ہوتا ہے۔ اسی دوران حضرت خواجہ معین الدین چشتی دہلی آئے۔ آپ نے ہو جا تا ہے اور اس کو دلی سکون نصیب ہوتا ہے۔ اسی دوران حضرت خواجہ معین الدین چشتی دہلی آئے۔ آپ نے بیا بابافرید گواپی دعاؤں سے نوازا۔ خواجہ صاحب کا قول ہے کہ خدا اپنے اُس بندے کوسب سے زیادہ چاہتا ہے جو بابا فرید گواپی دعاؤں سے نوازا۔ خواجہ صاحب کا قول ہے کہ خدا اپنے اُس بندے کوسب سے زیادہ چاہتا ہے جو دریا کی طرح مہمان نواز ہو۔

بابا فرید میں یہ تینوں خوبیاں تھیں۔آپ کے نام کے ساتھ گنج شکر شامل ہونے کی مختلف وجہیں بیان کی جاتی ہیں۔ زیادہ تر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی باتوں میں شکر جیسی مٹھاس ہوتی تھی۔ لوگوں کوس کر بہت مزہ آتا تھا۔ تمام صوفیوں کی طرح حضرت بابا فرید کا بھی یہ وصف تھا کہ وہ ہر مذہب کا کیسال احترام کرتے تھے۔ غریب ،امیر، عورت، مردکوئی بھی ہو، ان کے گھر اور دل کے دروازے سب کے لیے کھلے تھے۔ بابا فرید اس بات کی تختی سے تاکید کرتے تھے کہ اپنے مذہب کی بڑائی اور دوسرے مذہب کی بُرائی کرنا سب سے بُری بات ہے۔ اس سے میل ومجبت کے بجائے نفرت بیدا ہوتی ہے۔

سلطان بلبن نے آپ کو کچھ نقد رقم اور چار گاؤں نذرانے کے طور پر پیش کیے۔ آپ نے ساری رقم ضرورت مندوں میں بانٹ دی اور گاؤں یہ کہہ کرواپس کردیے کہ اگر میں انھیں قبول کرلوں گاتو جا گیردار بن جاؤں گا،صوفی نہرہوں گا۔

د ہلی میں عقیدت مندوں کی کثرت اور اس وقت کے سیاسی حالات کی وجہ سے آپ ہانسی چلے گئے۔ وہاں بھی

سکون نہ ملا تواجودھن آ گئے جو بعد میں پاک پیٹن کے نام سے مشہور ہوا۔ آج یہ پاکستان کے ضلع منٹگمری میں واقع ہے۔12 اکتوبر1266 میں آپ کا انتقال ہوا۔

آپ کی شخصیت کی تین نمایال خصوصیات تھیں ۔۔ خداسے محبت کرنا، پاکیزہ خیالات رکھنا، دولت اور آرام سے دور رہنا۔ آپ کہا کرتے تھے کہ انسان کی زندگی بہت مختصر ہے اور اس کو بہت کام کرنے ہیں۔ اس لیے وقت کی پابندی بہت ضروری ہے۔ وقت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چا ہیے۔ ان کی خانقاہ میں وقت کی پابندی کا خیال رکھا جاتا تھا۔

بابا فرید شاعر بھی تھے۔ انھوں نے فارسی میں بھی شاعری کی اور پنجابی میں بھی۔ بابا فرید ہے کا شار پنجابی زبان کے اوّلین شاعروں میں کیا جاتا ہے۔ آپ کے بہت سے اشعار سکھوں کی مقدس کتاب '' گروگر نتھ صاحب'' میں شامل ہیں۔

آپ کہا کرتے تھے کہا پنے باطن کواپنے ظاہر سے بہتر رکھو۔ ہر وقت کوئی اچھا کام کرنے کی کوشش کرو۔اس طرح لڑائی جھگڑا نہ کرو کے ملح کی گنجائش ہی نہ رہے۔

کسی نے سوال کیا'' دنیا میں امیر کون ہے؟'' آپ نے جواب دیا،''جس میں قَناعَت ہو۔'' آپ کا قول ہے،'' انسان کو ایک درخت کی طرح ہونا چاہیے کہ لوگ اُس کا کچل کھاتے ہیں، اُس کو پھر مارتے ہیں، اُس کی طہنیاں کا بے کرلے جاتے ہیں پھر بھی وہ سب کو پچل دیتار ہتا ہے۔''

دور پاس

معنی یاد تیجیے:

صوفی

قاضى : منصف، ایک عہدے کا نام

مقرر

خاتون

: اثر قبول کرنے والا متاثر

: عقيرت مند، چيلا مُريد

رہنمائی

: راسته دکھانا : پرستش، بندگی عبادت

رياضت

: عبادت میں مصروف رہنا : کہی ہوئی بات قول

: دینا،عطا کرنا، بخشا نوازنا

فبآض

نذرانه

: صوفیوں کے رہنے کی جگہ خانقاه

> باطن : اندرون (اندركا)

: جول جائے اس برراضی قناعت بابافريد سنخ شكرٌ

غور کیجے:

سبق میں بابافرید گئے شکر ؓ، خواجہ بختیار کا گی اور خواجہ عین الدین چشی '' جیسے بزرگانِ دین کے ناموں کے ساتھ "رح" کی چھوٹی سی علامت کا استعال کیا گیاہے جورحمۃ اللّٰدعلیہ کا مخفف ہے۔ اس کے معنی ہیں'' اُن پر اللّٰہ کی رحمت'

3 سوچے اور بتائے:

- (i) بابا فرید کے دادا ہندوستان کہاں سے آئے تھے؟
 - (ii) بابا فریدٌ کی والدہ میں کیا خوبیاں تھیں؟
 - (iii) بابافریڈ نے کہاں کہاں تعلیم حاصل کی؟
 - (iv) عبادت اور ریاضت کے کیا فائدے ہیں؟
 - (v) بابا فرید ؓ کے پیرومرشد کون تھے؟
- 4 ینچ دیے ہوئے الفاظ سے جملے بنامیخ: ﴿

شهرت مدایت قناعت تربیت

5 اس سبق میں ایک جگه نظر ورت مند کالفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس مثال کی روشنی میں آپ بھی مند کا لگا کریا نج مرکب الفاظ بنا ہے۔ صحت عقل دانش فائدہ ہوش

> ملی کام بابا فرید کی بانچ تعلیمات بیان کیجے۔